لاہور/راولپنڈی/اسلام آباد/کراچی/پشاور/کوئٹہ/فیصل آباد اور سرگودھا سے بیک وقت شائع ہونے والا قومی اخبار

Daily Nai Baat

روزنامہ نئی بات

چیف ایڈیٹر: چوہدری عبدالرحمن

بدھ 6 محرم الحرام 1442ھ 26 اگست 2020ء 11 بھادوں 2077 ب

سپریم کورٹ

عدالت عظمیٰ کو صرف ماتحت عدلیہ کے فیصلے کی توثیق کرنی چاہیے

دوبارہ تحقیقات کرنا غیر ضروری، وقت کا ضیاع، ماتحت عدلیہ کے فیصلے میں غلطی نظر نہ آئے تو مختصر فیصلہ دینا چاہیے

ٹھوس وجوہات نہ ہونے کے باعث نظرثانی اپیلیں خارج، تحریری حکم نامہ، وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کا قانونی وجود نہیں: سپریم کورٹ

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک، آئی این پی) سپریم کورٹ نے فیصلہ جاری کیا ہے کہ عدالت عظمیٰ کو صرف ماتحت عدلیہ کے فیصلے کی توثیق کرنی چاہیے، تفصیلی وجوہات اور دوبارہ تحقیقات کرنا غیر ضروری اور عوام کے وقت کا ضیاع ہے۔ سپریم کورٹ کے جسٹس منصور علی شاہ نے ماتحت عدلیہ کے فیصلوں سے متعلق یہ تحریری حکم سپریم کورٹ کے فیصلے کے خلاف نظرثانی اپیلوں کے کیس میں جاری کیا۔ فیصلے میں سپریم کورٹ (باقی صفحہ 10 بقیہ نمبر 19)

نئی بات | سپریم کورٹ | 19

قرار دیا کہ بدلتے وقت کے ساتھ پرانے طریقہ کار بدل جاتے ہیں، کوئی چیز پتھر پر لکیر نہیں ہوتی۔ جسٹس منصور علی شاہ نے کہا کہ بڑھتی آبادی اور پیچیدہ قانونی مسائل کا تصوراتی حل ضروری ہے، دنیا بھر کی عدالتوں میں جدید طریقے اپنائے جا رہے ہیں۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ جس مقدمے میں ماتحت عدلیہ کے فیصلے کو برقرار رکھنا ہو اس میں وضاحت کی ضرورت نہیں ہے، سپریم کورٹ کو صرف ماتحت عدلیہ کے فیصلے کی توثیق کرنی چاہیے۔ فیصلے میں کہا گیا کہ کیسز کی تفصیلی وجوہات اور دوبارہ تحقیقات کرنا غیر ضروری اور عوام کے وقت کا ضیاع ہے لہٰذا وقت بچا کر ان فیصلوں پر صرف کرنا چاہیے جن سے اختلاف کیا جائے۔ جسٹس منصور علی شاہ نے تحریر کیا کہ ماتحت عدلیہ کے فیصلے میں کوئی غلطی نظر نہ آئے تو مختصر فیصلہ دینا چاہیے جو شفاف ٹرائل کے عدالتی طریقے کے بالکل خلاف نہیں ہے۔ عدالت نے قرار دیا کہ ٹھوس وجوہات نہ ہونے کے باعث نظرثانی اپیلیں خارج کر دی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں سپریم کورٹ نے وفاقی محتسب سیکریٹریٹ کو ایک لاکھ روپے جرمانہ کرتے ہوئے اس کا وجود غیر قانونی قرار دے دیا۔ سپریم کورٹ نے فیصلے میں کہا کہ غیر ضروری اور گمراہ کن درخواست دائر کرنے پر جرمانہ کیا جاتا ہے، جرمانے کی رقم کسی فلاحی ادارے کو دی جائے۔ وفاقی محتسب سیکریٹریٹ کا کوئی قانونی وجود نہیں، وفاقی محتسب ذمہ داران کیخلاف کارروائی کر کے 2 ماہ میں رپورٹ جمع کرائیں۔ فیصلے میں مزید کہا گیا ہے کہ ایس این جی پی ایل کیخلاف شکایت سننا وفاقی محتسب کے دائرہ اختیار میں ہی نہیں تھا، غیر ضروری درخواست دائر کر کے سپریم کورٹ کا قیمتی وقت ضائع کیا گیا۔